بچوں کے اخلاق و عادات کی ذمہ داری والدین پر

(از نذیر احمد املوی رحمانی)

(۲)

جب بچے میں تمیز و شعور کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو اس وقت اس کی نگرانی و رہنمائی کا پورا خیال رکھنا چاہیے سب سے پہلے اس میں شرم و لحاظ کا ظہور ہوتا ہے یعنی بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جنھیں وہ دوسروں کے سامنے کرتے ہوئے جھجکتا اور شرماتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل میں نورانیت اور قلب میں صفائی بخشی ہے جسکی وجہ سے وہ بعض چیزوں کو اچھی سمجھتا ہے اور بعض کو بری ایسے باحیا اور باادب لڑکوں سے ہرگز غفلت نہیں برتنی چاہیئے بلکہ ان کی اس اچھی عادت کی حفاظت کرے ان کو وقتاً فوقتاً مناسب طور پر سمجھاتا رہے کہ کن کن جگہوں میں حیا و شرم کرنی چاہیئے۔ اور کہاں کہاں اس کی ضرورت نہیں ہے +

بچوں کو شروع شروع میں کھانے کی چیزوں کی طرف بہت زیادہ رغبت اور خواہش ہوتی ہے اسلئے ان کو ابھی سے اس کے آداب سکھانے چاہئیں۔ مثلاً اُسے بتایا جائے کہ کھانا ہمیشہ داہنے ہی ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ ضرور کہہ لیا کرو۔ تمام برتن میں ہاتھ ڈالکر کھانا خراب نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے سامنے سے کھانا شروع کرو۔ اور آہستہ آہستہ خوب چبا کر کھاؤ۔ لقمے جلدی جلدی منہ میں نہ ڈالو۔ ہاتھ اور کپڑوں کو سالن میں مت سانو۔ اگر ساتھ میں کوئی دوسرا آدمی بھی بیٹھکر کھا رہا ہو تو تم شروع کرنے یا فارغ ہونے میں جلدی نہ کرو۔ اور کھاتے ہوئے اس کی طرف گھور گھور کر مت دیکھو۔ کھانے کی طرف بھی للچائی ہوئی نگاہیں نہیں ڈالنی چاہئیں +

بچوں کو بغیر سالن کے روکھی روٹی کھانے کا بھی عادی بنانا چاہیئے تاکہ وہ روٹی کے ساتھ سالن کا ہونا ضروری نہ سمجھ لیں۔ اور ان کو بتایا جائے کہ زیادہ کھانا جانوروں کا کام ہے۔ شریف لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ بچہ لوگوں کی نگاہوں میں بہت ہی ذلیل ہوتا ہے جو زیادہ کھاتا ہے اور اس لڑکے کی تمام لوگ قدر اور محبت کرتے ہیں جو کم کھاتا ہے۔ نیز انھیں اس بات کی تعلیم دی جائے کہ اپنی بھوک پر دوسری کو ترجیح دینی چاہیے۔ کھانے کا بہت زیادہ حریص بننا اچھا نہیں ہمیشہ مرغن۔ اور مزیدار ہی غذاؤں کی خواہش نہ رکھے بلکہ کبھی روکھے پھیکے بدمزہ کھانوں پر بھی قناعت کرلے۔

اسی طرح لباس کے متعلق بھی چاہیئے کہ بچوں کے دلوں میں بجائے رنگین و خوشنما۔ ریشمین و چمکیلے کپڑوں کے سفید اور سادے کپڑوں کی محبت پیدا کی جائے۔ انھیں سمجھایا جائے کہ رنگین و ریشمین کپڑے عورتیں اور ہیجڑے پسند کرتے ہیں۔ مردان کو بہت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بار بار اس بات کو مختلف عنوانوں سے دُھرا کر اس کے ذہن نشین کرائی جائے۔ جب کبھی کسی لڑکے کو ریشمین یا رنگین کپڑے پہنے ہوئے دیکھے تو فوراً

اس سے نفرت کا اظہار کرے اور اس کی برائی بیان کرے +

اپنے بچوں کو ہرگز ایسے لڑکوں کے ساتھ نہ رہنے دے جو ناز پروردہ اور آرام پسند ہوں۔ زرق برق لباس میں رہتے ہوں اور ایسے لوگوں سے بھی دور رکھے جوان کو ایسے لباسوں کی رغبت دیکر بگاڑنا چاہتے ہوں۔ اگر ابھی سے ان کی نگہبانی نہ کی جائے گی تو یہ ایسے لوگوں کی صحبتوں میں پڑ کر بدچلن۔ بداخلاق۔ حاسد۔ چور۔ چغلخور۔ مکار۔ دغاباز۔ بکواسی وغیرہ بن جائیں گے +

جب بچہ پڑھنے لکھنے کے لائق ہو جائے تو اُسے مکتب میں داخل کیا جائے۔ قرآن مجید کی تعلیم دی جائے۔ نامور بزرگوں اور نیک لوگوں کے حالات وواقعات بھی اسے پڑھائے جائیں تاکہ اچھے لوگوں کی محبت اس کے دل میں جگہ پڑلے۔ فضول قصے۔ حسن وعشق کی کہانیاں۔ بیہودہ اور اخلاق کو خراب کرنیوالے اشعار اُسے ہرگز نہ سنائے جائیں بلکہ ایسے" ادیبوں" سے ملنا جلنا بھی اس کے لیے برا ہے۔ یہی چیزیں فساد کا بیج ہو کر آئندہ خطرناک ثابت ہوں گی +

جب کبھی بچوں سے کوئی اچھا کام ہو جائے تو انھیں خوش کرنے کیلئے انعام واکرام دینا چاہیئے۔ لوگوں کے سامنے ان کی تعریفیں کر کے حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ اور اگر کبھی کوئی برائی سرزد ہو جائے تو پہلی مرتبہ نظر انداز کر دے۔ لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو شرمندہ نہ کرے۔ خصوصًا ایسی صورت میں تو جبکہ بچہ اُسے چھپانے کی کوشش کر رہا ہو ضرور ہی چشم پوشی کر جانی چاہیئے۔ کیونکہ ظاہر کر دینے سے اسکی جھجک جاتی رہیگی۔ وہ برائیوں پر دلیر ہو جائیگا۔ اور آئندہ اپنے عیوب کے کھلجانے پر اس کو کسی قسم کی شرمندگی وندامت محسوس نہ ہوگی۔ اور اگر خدانخواستہ وہ دوبارہ ایسے کام کر گذرے تو اسے علیحدگی میں پوشیدہ طور پر ڈانٹ ڈپٹ کر دے۔ اور اس بات کو بڑی کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور تنبیہ کر دے کہ آئندہ سے خیال رکھو۔ ایسا کام پھر کبھی نہ کرنا۔ ورنہ تمہیں لوگوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ بچوں کو ہر وقت ذرا ذرا سی باتوں پر ڈانٹتے نہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایسی ڈانٹوں اور ملامتوں کا کوئی اثر نہیں لیتے۔ بلکہ اور زیادہ بے خوف وندر ہو جاتے ہیں۔ باپ کو اپنی بات کا رعب اُس پر قائم رکھنا چاہیئے۔ اور ماں کو بھی چاہیئے کہ باپ سے ڈرائی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے۔ بچوں کو دن میں سونے سے بھی منع کرے کیونکہ اس سے سستی وکاہلی پیدا ہوتی ہے۔ ہاں رات میں اچھی طرح سونے دے۔ لیکن نرم نرم گدوں سے پرہیز کرے۔ تاکہ اس کی اعضا سخت اور مضبوط ہوں بدن موٹا اور بھدا نہ ہو جائے۔ الغرض کھانے پینے پہننے اوڑھنے لیٹنے بیٹھنے کی چیز میں نزاکت وتکلفات کا عادی نہ بنانا چاہیئے +

بچوں کو کوئی کام چھپ کر کرنے سے منع کرے۔ کیونکہ جو کام وہ چھپکر اور پوشیدہ طور پر کریگا۔ ضرور وہ اسکو اپنے خیال میں برا سمجھکر کریگا۔ پس اگر اُسے چھوڑ دیا گیا تو خطرہ ہے کہ برائیوں میں پڑ جائے۔ نیز بچوں کو دن میں کسی نہ کسی وقت چلنے پھرنے دوڑنے بھاگنے کی ورزش بھی کرائی جانے۔ تاکہ ان پر سستی وکاہلی غالب نہ ہو جائے بلکہ وہ ہر وقت چست وبیدار رہیں۔ اور انھیں بتایا جائے کہ اپنے بدن اور اعضا کو ننگا مت رکھو۔ دوڑ کر مت چلو

اور چلتے ہوئے ہاتھوں کو ہلا ہلا کر پھینکتے ہوئے بھی مت چلو اپنے ساتھیوں میں شیخی کی ڈینگیں نہ مارو۔ کوئی ایسی اچھی چیز جو تمہارے پاس ہو، اور تمہارے ساتھیوں کے پاس نہ ہو تو اس پر فخر نہ کرنا چاہیئے۔ دوسروں کو اپنے سے حقیر اور ذلیل نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ ہر شخص کے ساتھ عاجزی وانکساری نرمی ومروت سے پیش آنا چاہیئے۔ دوستوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔ اور بڑوں کے سامنے نگاہیں نیچی کر کے ادب سے بولو۔

دفتر رسالہ محدث دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۰۴

خریداری چٹ ۵۶۳

بخدمت جناب مولوی سید رفیع الدین احمد صاحب

سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

اگر بچہ کسی رئیس اور امیر گھرانے کا ہو تو اس کو اس بات کی تعلیم دیجائے کہ دوسرے بچوں سے کوئی چیز نہ لے بلکہ اگر موقع ہو تو ان کو خود دے۔ کیونکہ بڑائی دینے میں ہے، لینے میں نہیں۔ اور اگر کسی غریب گھر کا ہو تو اسے یہ سکھایا جائے کہ حرص اور لالچ بہت بری چیز ہے۔ وہ لڑکا جو دوسرے کی چیز دیکھکر منہ میں پانی بھر لاتا ہے اس کتے کی طرح ہے۔ جو لقمے، دو لقمے کے انتظار میں کھڑا ہوا دُم ہلاتا رہتا ہے۔ نیز بچوں کو آداب مجلس بھی سکھانے چاہئیں، مثلاً یہ کہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے تھوکنا یا ناک صاف کرنا خلاف تہذیب ہے بلکہ ایسے وقت مجلس سے اٹھکر باہر چلا جائے اور کسی طرح کنارے جاکر ناک وغیرہ جھاڑ لے۔ دوسروں کے سامنے جمائی بھی نہ لینی چاہیئے۔ اور اگر مجبوری ہو تو جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لے منہ کھول کر ہا۔ ہا۔ کرنا سخت بدتمیزی ہے۔ دوسروں کی طرف پیٹھ کر کے بھی نہ بیٹھنا چاہیئے۔ بڑوں سے اونچی جگہ پر بیٹھنا یا خود سرہانے بیٹھنا اور ان کو پائنتی بٹھانا۔ یا ان کے سامنے ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنا یا بڑھ بڑھ کر باتیں کرنی۔ یا ان کی باتوں میں دخل دینا۔ کسی سے گالی گلوچ کرنا۔ بدوضع اور بدقماش لڑکوں سے دوستی کرنا۔ بے ضرورت خواہ مخواہ کی بکواس کرنا۔ یہ تمام باتیں بے حیائی اور بے ادبی کی ہیں۔ شریف بچوں کو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ استادوں کی مار پر چیخ وپکار۔ رونا پیٹنا اور اپنے والدین سے شکایت کرنا بھی اچھی عادت نہیں بلکہ صبر کے ساتھ برداشت کرو، تو آئندہ آرام پاؤ گے۔ اس طرح کی ہائے وائے تو عورتیں کرتی ہیں۔ مردوں کی یہ شان نہیں۔ والدین کو چاہیئے کہ جب لڑکے مکتب یا مدرسے واپس آجائیں تو ان کو کچھ دیر کھیلنے کودنے اور جی بہلانے کا بھی موقع دیں کیونکہ اگر ان کو ہر وقت پڑھنے لکھنے ہی پر مجبور کیا جائیگا تو ان کا دل مردہ ہو کر ذہانت وذکاوت اور طبیعت کی روانی بالکل جاتی رہیگی۔ وہ بچہ اس زندگی سے گھبرا کر پڑھنے لکھنے سے متنفر ہو کر کوشش کریگا کہ جلد سے جلد اس مصیبت سے نجات پا جائے یعنی ہمیشہ کیلئے تعلیم ہی سے بیزار ہو کر سب کچھ چھوڑ بیٹھیگا۔ نہ کبھی کتاب ہاتھ میں لیگا نہ مدرسہ کیطرف نظر اٹھا کر دیکھیگا۔ اسلئے بچوں کو ہنسا کھلا کر پڑھانا چاہیئے تاکہ ان پر بار نہ ہو۔

نیز اس کا بھی خیال رہے کہ جب بچے ذرا ہوشیار سمجھدار ہو جائیں تو ان کو طہارت وصفائی کے طریقے بتا کر نماز کا پابند بنایا جائے۔ باقاعدہ نماز ادا کرنے کا ڈھنگ بتایا جائے۔ دعائیں وغیرہ اچھی طرح یاد کرادی جائیں رمضان کا مہینہ آجائے تو بعض روزے بھی رکھوائے جائیں تاکہ آہستہ آہستہ احکام شرعیہ پر عمل کرنے کی عادت پیدا ہو ✣

جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب پروپرائٹر وپبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔